اور دیگر عہدہ دارانِ شاہی اُس دن کی مبارکباد پیش کرتے اور اس موقع پر روزہ و نماز کی مقبولیت اور فضیلت کا ذکر ہوتا۔ نذریں پیش کی جاتیں، اور بادشاہ پر دھن وارا جاتا، شعراء تہنیت نامے لکھ کر حاضر ہوتے اور بھرے دربار میں بڑے جوش و خروش سے اُنہیں سُنا کر انعام و اکرام حاصل کرتے، رقص و سرود کی محفل سجتی، گھروں میں عورتیں بناؤ سنگار کرتیں، آنے والوں کی تواضع سوئیوں سے کی جاتی تھی۔[1]

اس دن شہر میں جگہ جگہ اور خاص طور پر عیدگاہوں میں میلے لگتے، شاہجہان پور میں اسی موقع پر جو میلہ لگتا تھا وہ میلہ جَنار کہلاتا تھا۔[2] (باقی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۲)

آتے ہیں گھر سے اپنے جوبن بن کے کج کلاہ : صحنِ چمن ہے جتنی ہے سب صحنِ عیدگاہ
چھاتی سے لپٹے جاتے ہیں ہنس ہنس کے خواہ مخواہ : دل باغ باغ سب کے ہوتے ہیں فرحت سے واہ واہ
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

کچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بے حد و بے شمار : خلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں بندھے ہر طرف ہزار
ہاتھی و گھوڑے بیل و رتھ و اونٹ کی قطار : غل شور باجے بھولے کھلونوں کی ہے پکار
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

پہنے پھرے ہیں شوخ کڑے اور ہنسلیاں : پھولوں کی پگڑیوں میں ہیں شاخیں اُڑسیاں
کمریں سبھوں نے ملنے کی خاطر ہیں کس لیاں : ملتے ہیں یوں کہ چھاتی کی کڑکے ہیں پسلیاں
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

آنے ہیں ملنے جو عاجز پری رُخاں : دیتے ہیں ملنے والوں کو گھبرا کے گالیاں
تس پر بھی لپٹے جاتے ہیں جوں گُڈ پکھیاں : دامن کے ٹکڑے اُڑتے ہیں پھٹتی ہیں چولیاں
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

ہیں ملتے ملتے تن جو پسینوں میں تر بتر : ملنے کے ڈر سے پھرتے ہیں چھپتے اِدھر اُدھر
چھپتے پھریں ہیں لوگ بھی جاتے ہیں وہ جدھر : ٹھٹا ہنسی و سیر تماشے جدھر تدھر
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

ہیں کرتے وصل شہر کے سب خورد اور کبیر : ادنیٰ غریب امیر سے لے شاہ تا وزیر
ہر دم گلے لپٹ کے مرے یار دل پذیر : ہنس ہنس کے مجھ سے کہتا ہے یوں کیوں میاں نظیر
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عیدگاہ میں

کلیاتِ نظیر اکبرآبادی۔ ص ۴۲۱ - ۴۲۳ -

[1] برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔ نادراتِ شاہی۔ ص ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۸۱، ۸۴، ۸۵ - کلیاتِ نظیر اکبرآبادی۔ ص ۴۱۸ - ۴۲۱ - دیوان مصحفی (قلمی) حصہ ششم ص ۶۴ ب - [2] اخبارِ محبت (قلمی) ص ۵۲۸ -